روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org
بدھ یکم فروری 2006ء 2 محرم 1427 ہجری یکم تبلیغ 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 24

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہاء معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں ہے بلکہ ذُریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے اگر اس بات کا اقرار نہ کریں کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ سے پائی اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں جب تک کہ ہم اس کے مقابل پر کھڑے ہیں۔

وہ لوگ جو اس خیال پر جمے ہوئے ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہ لاوے یا مرتد ہو جائے اور توحید پر قائم ہو اور خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو وہ بھی نجات پا جائے گا اور ایمان نہ لانے یا مرتد ہونے سے اس کا کچھ بھی حرج نہ ہوگا جیسا کہ عبدالحکیم خان کا مذہب ہے ایسے لوگ درحقیقت توحید کی حقیقت سے ہی بے خبر ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ دنیا ختم ہونے کو ہے مگر اس کامل نبی کے فیضان کی شعاعیں اب تک ختم نہیں ہوئیں .... اس کا دین زندہ ہے اس کی پیروی کرنے والا زندہ ہو جاتا ہے اور اس کے ذریعہ سے زندہ خدا مل جاتا ہے۔ ہم نے دیکھ لیا ہے کہ خدا اس سے اور اس کے دین سے اور اس کے محبّ سے محبت کرتا ہے۔ اور یاد رہے کہ درحقیقت وہ زندہ ہے اور آسمان پر سب سے اس کا مقام برتر ہے لیکن یہ جسم عنصری جو فانی ہے یہ نہیں ہے بلکہ ایک اور نورانی جسم کے ساتھ جو لازوال ہے اپنے خدائے مقتدر کے پاس آسمان پر ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 118)

عرب میں صدیق

آنحضرت ﷺ کے چچا ابوطالب نے اپنی موت کے وقت قریش کو نصیحت کرتے ہوئے کہا۔

اے گروہ قریش میں تم کو محمد (ﷺ) سے اچھا سلوک کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ قریش میں امین ہے اور عرب میں صدیق ہے وہ ایک ایسا امر لایا ہے جس کو دل نے تو تسلیم کر لیا مگر زبان نے بدنامی کے ڈر سے اس کا انکار کیا۔

(شرح المواہب زرقانی جلد اول ص295)

قرآن کریم کا اعجاز

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

جاننا چاہئے کہ کھلا کھلا اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک قوم اور ہر ایک اہل زبان پر روشن ہوسکتا ہے جس کو پیش کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی ہو یا پارسی یا یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو ملزم و ساکت ولاجواب کر سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق وعلوم حکمیہ قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ کرنے کے لئے مسلح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔ اگر قرآن شریف اپنے حقائق و دقائق کے لحاظ سے ایک محدود چیز ہوتی تو ہرگز وہ معجزہ تامہ نہیں ٹھہر سکتا تھا۔

(ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 255-256)

(مرسلہ: قائد تعلیم القرآن مجلس انصار اللہ پاکستان)

روحانی تبدیلی کے لئے
نظام وصیت میں شامل ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

”بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہماری نیکی کے معیار وہاں تک نہیں پہنچے جو حضرت مسیح موعود کے اس معیار کی شرائط کو پورا کر سکیں۔ تو وہ سن لیں کہ یہ نظام ایک ایسا انقلابی نظام ہے کہ اگر نیک نیتی سے اس میں شامل ہوا جائے اور شامل ہونے کے بعد جیسا کہ آپ نے فرمایا اپنے اندر بہتری کی کوشش بھی کی جائے تو اس نظام کی برکت سے روحانی تبدیلی جو کئی سالوں کی مسافت ہے وہ دنوں میں اور دنوں کی گھنٹوں میں طے ہو جائے گی۔ پس اپنی اصلاح کی خاطر بھی اس نظام میں احمدیوں کو شامل ہونا چاہئے اور حضرت اقدس مسیح موعود کی اس نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے جو دعائیں ہیں اُن سے حصہ لینا چاہئے“۔

(اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 2004ء مطبوعہ الفضل سالانہ نمبر 2005ء ص10)

(مرسلہ: سیکرٹری مجلس کارپرداز)

رحمت کی اک گھٹا ہے

دلکش ہے دلربا ہے یہ قادیاں کا جلسہ
ہر دل کو کھینچتا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

سرسبز ہو رہی ہیں سب کھیتیاں دلوں کی
رحمت کی اک گھٹا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

یک جا ہوئی ہیں گویا برسات اور بہاریں
ہاں کتنا پر فضا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

ہر سو بکھر رہی ہیں کیا مہر و مہ کی کرنیں
پُر نور پُر ضیا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

یاں ہو رہا ہے حاصل عرفان ذات باری
بے شک خدا نما ہے یہ قادیاں کا جلسہ

ہر گلستانِ دل کے غنچے چٹک رہے ہیں
ہاں صورت صبا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

سیراب ہو رہی ہیں آ دیکھ تشنہ روحیں
کوثر سے بھی سوا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

الجھے ہوئے وہ عقدے یکدم سلجھ گئے ہیں
کیسا گرہ کشا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

ہر دل کا جوش و جذبہ لا ریب دیدنی ہے
مسرور پر فدا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

کافور ہو رہی ہیں سب ظلمتیں دلوں کی
اس دور کا دیا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

ایم ٹی اے کے فیض سے ہے گویا محیط عالم
ہر سمت گھومتا ہے یہ قادیاں کا جلسہ

عبدالسلام

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

نظارت تعلیم کے زیر انتظام صادق پور ضلع میر پور خاص میں ایک معلم کلاس قائم ہے اس پسماندہ علاقہ میں جہاں بجلی کی سہولت بھی موجود نہ ہے یہ معلم کلاس بہت اچھے طریق پر چل رہی ہے اور اس کلاس میں تدریسی فرائض مکرم طاہر احمد بلوچ صاحب اور ان کی بیٹی سرانجام دے رہے ہیں اس کلاس میں 100 کے قریب طلبہ ہیں اور ان کا دینی و دنیاوی معیار اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا ہے۔ سال 2005ء میں اس کلاس کے 12 طلبہ نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا الحمد للہ علی ذالک ان طلبہ کی تقریب آمین مکرم امیر صاحب ضلع میر پور خاص کے زیر صدارت منعقد ہوئی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم کی برکات وفیوض سے نوازے اور جماعت احمدیہ اور اپنے خاندان کیلئے نیک وجود بنائے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

احمدی کا اعزاز

مکرم پروفیسر سید نسیم سعید صاحبہ تحریر کرتی ہیں کہ لیفٹیننٹ گورنر صوبہ البرٹا (کینیڈا) ہر دو سال بعد ملکہ الزبتھ کی کونسل Queen's Council کے ممبران کی تقرری کرتے ہیں۔ لیگل اور جوڈیشری کے نمائندوں پر مشتمل کمیٹی نے البرٹا کے پانچ ہزار سے زائد وکلاء کے ریکارڈ کو پرکھتے ہوئے 102 وکلاء کو اس اعزاز کیلئے منتخب کیا جنہوں نے اپنے وکالت کے پیشے کے علاوہ عوام الناس کیلئے بھی قابل قدر نمایاں خدمات انجام دیں۔ کونسل کے ممبری کی یہ تقرری تاحیات رہتی ہے۔ جسٹس منسٹر Ron Stevens نے Queen's Council کے ممبروں کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ پرانی روایت کے مطابق یہ ممبری ایک بڑا اعزاز اور فخر سمجھی جاتی ہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب King's Council کے ممبر تھے۔ میرے بھائی سید حمید احمد صاحب بیرسٹر کینیڈا کے پہلے احمدی ہیں جن کو Queen's Council کا ممبر بنایا گیا۔ ستمبر 2004ء میں سید حمید احمد صاحب کیمروز بورڈ آف ایجوکیشن کے الیکشن میں دو کینیڈین امیدواروں پر نہایت امتیازی برتری کے ساتھ کامیاب ہوئے۔ آپ پہلے بھی دو مرتبہ 1983ء اور پھر 1986ء میں کیمروز بورڈ آف ایجوکیشن کے ٹرسٹی بنائے جا چکے ہیں اس طرح آپ 1983 تا 1989ء اسکولوں کے اساتذہ، طلباء اور والدین کے مفاد کیلئے بہترین خدمات سرانجام دے چکے ہیں آپ نے اسکولوں میں ایک پاکیزہ ماحول پیدا کر دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کیلئے اور احمدیت کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور انسانیت کی خدمت کی مزید مقبول توفیق دے۔ جنوری 2003 میں میرے بڑے بھائی سید حسنات احمد صاحب ایڈیٹر نیو کینیڈا اور صدر HRRC (انسانی حقوق سنٹر) کو انسانیت اور ملکی اعلیٰ خدمات بجالانے پر ملکہ الزبتھ کی گولڈن جوبلی پر حکومت کینیڈا نے گولڈ میڈل دیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کا یہ اعزاز احمدیت کیلئے اور ان کیلئے نہایت مبارک کرے اور مزید خدمت انسانیت کی مقبول توفیق دے۔ آمین

ولادت

مکرم سید طاہر محمود ماجد صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی مکرمہ سیدہ قرۃ العین صاحبہ اہلیہ مکرم سید مسعود احمد منصور صاحب انسپکٹر مال آمد ربوہ کو اپنے فضل سے مورخہ 21 جنوری 2006ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دانیہ منصور عطا فرمایا ہے بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔ نومولودہ مکرم سید محمود احمد صاحب کارکن دفتر وصیت کی پوتی ہے۔ نومولودہ مکرم سید نذیر حسین شاہ صاحب آف گھٹیالیاں رفیق حضرت مسیح موعود اور مکرم حافظ سید باغ علی شاہ صاحب آف معین الدین پور گجرات کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت وسلامتی اور برکت والی لمبی زندگی عطا فرمائے اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حسیب صاحب نمائندہ مینیجر الفضل اشتہارات کی ترغیب ووصولی کیلئے لاہور شہر کے دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت اور خصوصاً کاروباری حضرات سے درخواست ہے کہ ان سے بھرپور تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج

فضل عمر ہسپتال ربوہ دکھی اور ضرورت مند مریضوں کا مفت علاج کرتا ہے۔ مخیّر حضرات سے درخواست ہے کہ وہ اس سہولت کے فراہم کرنے میں ادارہ کی معاونت فرمائیں اور اپنی رقوم مد نادار مریضان میں بھجوا کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا 21 واں جلسہ سالانہ

ثاقب محمود عاطف صاحب

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعتِ احمدیہ آسٹریلیا کا 21 واں جلسہ سالانہ مورخہ 25 تا 27 مارچ 2005ء کو نہایت کامیابی اور اعلیٰ دینی روایات کے مطابق بیت الہدیٰ سڈنی میں منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ آسٹریلیا کے اس جلسہ سالانہ میں 752 افراد نے شرکت کی۔ آسٹریلیا کی جماعتوں کے علاوہ سنگاپور، بنگلہ دیش، نیوزی لینڈ اور Solomon Island کے وفود بھی جلسہ سالانہ آسٹریلیا میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ اس کے علاوہ غیر از جماعت احباب نے بھی جلسہ میں شرکت کی۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں باجماعت نمازِ تہجد ادا کی جاتی رہی۔ اور درس القرآن اور درسِ حدیث سے بھی حاضرین جلسہ مستفیض ہوتے رہے۔ حسبِ سابق اس سال بھی جلسہ سالانہ کی تیاریاں بہت پہلے سے شروع ہو گئی تھیں۔ احبابِ جماعت کی ایک بڑی تعداد وقارِ عمل میں حصہ لیتی رہی۔ جن میں انصار، خدام، اطفال اور لجنہ اماءاللہ نے بھرپور حصہ لیا۔ امسال بھی بیت الہدیٰ کے دونوں ہالز جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کئے گئے۔ نیچے والا ہال مستورات کے لئے جبکہ اوپر والا ہال مردوں کے جلسہ گاہ کے طور پر استعمال کیا گیا۔ جلسہ گاہ کے سٹیج کو انتہائی خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ اسٹیج پر حضرت مسیح موعودؑ کا الہام۔

"امن است در مکان محبت سرائے ما"

کندہ تھا۔ اور منارۃ المسیح سے سفید پرندے امن کا پیغام لے کر دنیا کے مختلف کونوں تک جاتے ہوئے دکھائے گئے تھے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک بڑا بک سٹال بھی لگایا گیا اور اس کے ساتھ ایک نمائش جماعت کے تعارف کے لئے لگائی گئی تھی۔ حاضرین کی ایک بڑی تعداد نے اس سے استفادہ کیا۔ اسی طرح لجنہ کی طرف بھی ایک نمائش کا اہتمام کیا گیا تھا۔ شعبہ رجسٹریشن کی طرف سے تمام حاضرین جلسہ کے لئے پہلی دفعہ ایسے شناختی کارڈ جاری کئے گئے تھے جو کہ کمپیوٹر سے Scan ہو جاتے تھے۔ اور اس طرح سے حاضری کا درست ریکارڈ رکھنے میں کافی مدد ملی۔

پرچم کشائی کی تقریب

نمازِ جمعہ کی ادائیگی کے بعد پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ محترم امیر صاحب آسٹریلیا محمود احمد شاہد صاحب نے لوائے احمدیت لہرایا۔ جبکہ آسٹریلیا کا پرچم مکرم موسیٰ بن مصران صاحب مربی سولومون آئی لینڈ نے لہرایا۔ اس موقع پر فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونجتی رہی۔ محترم امیر صاحب نے دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ 25 مارچ 2005ء کو تین بجے سہ پہر محترم مولانا محمود احمد شاہد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں افتتاحی اجلاس شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم حافظ قاسم احمد صاحب نے کی جبکہ نظم مکرم شفیق محمد صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب افتتاحی خطاب کے لئے تشریف لائے۔ محترم امیر صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک نہایت اہم پیغام پڑھ کر سنایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت یہ پیغام جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر احباب جماعت کے نام عنایت فرمایا تھا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پیغام کا متن درج ذیل ہے:۔

الحمد للہ کہ جماعتِ احمدیہ آسٹریلیا اپنا جلسہ سالانہ منعقد کرنے کی توفیق پا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہت بابرکت فرمائے اور آپ سب کو اس جلسہ کی برکات سے کماحقہ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو دعوتِ الی اللہ کے میدان میں بہت محنت اور جانفشانی سے کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی (دعوت الی اللہ) کی طرف توجہ دے اور احمدیت کے پیغام کو آسٹریلیا کے باشندوں تک پہنچانے کی بھرپور کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں (دعوت الی اللہ) کی طرف بار بار توجہ دلائی ہے اور اسے ایک اہم فریضہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے۔ (۔) (المائدہ:68) اللہ تعالیٰ کا وہ نور جس سے آپ کا اپنا دل منور ہوا ہے وہ دوسرے لوگوں تک پہنچاؤ۔ آسٹریلیا میں جماعت بڑی دیر سے قائم ہے اور احمدیوں کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوا۔ مقامی باشندے تو بالکل ہی تھوڑے ہیں اس لئے اس جلسہ کے موقع پر میرا آپ کے لئے یہ پیغام ہے کہ آپ میں سے ہر احمدی دیوانہ وار احمدیت کی (دعوت) میں مشغول ہو جائے۔

یہ ایک بڑی بھاری ذمہ داری ہے جو ہر احمدی پر عائد ہوتی ہے اور ایک زبردست امانت ہے جو آپ کے سپرد کی گئی ہے جب تک آپ اس ہدایت کو ہر آدمی تک نہیں پہنچا لیتے اس وقت تک خدا تعالیٰ کے حضور کبھی سرخرو نہیں ہو سکتے۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنے اندر (دعوت الی اللہ) کا بے انتہاء جذبہ رکھتے تھے۔ اور آپ کی زندگی کا مقصد یہی تھا کہ (دینِ حق) کا پیغام ساری دنیا میں پھیل جائے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہمارے اختیار میں ہو تو ہم فقیروں کی طرح گھر بہ گھر پھر کر خدا تعالیٰ کے سچے دین کی اشاعت کریں اور اس ہلاک کرنے والے شرک اور کفر سے جو دنیا میں پھیلا ہوا ہے لوگوں کو بچالیں۔ اگر خدا تعالیٰ ہمیں انگریزی زبان سکھا دے تو ہم خود پھر کر اور دورہ کر کے (دعوت الی اللہ) کریں اور اسی (دعوت الی اللہ) میں زندگی ختم کر دیں خواہ مارے ہی جاویں۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ 219)

پس یہی جذبہ آپ بھی اپنے اندر پیدا کریں۔ اللہ آپ میں سے ہر ایک کو اپنی یہ ذمہ داری سمجھنے اور اس کو ادا کرنے کی توفیق بخشے۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ آپ کو نیک تبدیلیوں کے ساتھ جلسہ سے واپس اپنے گھروں کو لے جائے۔ آپ (دعوت الی اللہ) کے لئے ایک نیا عزم اور ولولہ لے کر لوٹیں اور اپنے ہمسائیوں اور دوستوں اور اپنے رشتہ داروں تک احمدیت کا پیغام پہنچانے کی سعادت پائیں۔ اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد (خلیفۃ المسیح الخامس)

حضور انور کا پیغام پڑھنے کے بعد محترم امیر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ اور دعا کروائی۔

اس جلسہ کے بقیہ حصہ کی صدارت محترم خالد سیف اللہ خان صاحب نائب امیر آسٹریلیا نے کی۔ پہلی تقریر محترم رمضان شریف صاحب نے کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا "ہستی باری تعالیٰ" یہ تقریر انگریزی میں تھی۔ دوسری تقریر مکرم مجیب الرحمٰن سنوری صاحب نے "آنحضرت ﷺ کی مثالی عائلی زندگی" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد سولومون آئی لینڈ سے آئے ہوئے ہمارے نو احمدی بھائی محمد اسد لیسلی نورس نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اور اپنے قبولِ احمدیت کے بارہ میں حاضرین کو بتایا اس کے بعد یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ شام 5:00 بجے مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس محترم امیر صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ نمازِ مغرب اور عشاء اور کھانے کے وقفہ کے بعد شوریٰ کا اجلاس دوبارہ شروع ہوا۔

دوسرا اجلاس

مورخہ 26 مارچ 2005ء بروز ہفتہ صبح دس بجے جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی محترم الحاج نذیر احمد صاحب امیر چٹا گانگ (بنگلہ دیش) کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت مکرم مبشر احمد جاوید صاحب نے کی۔ مکرم اظہر ریحان خان صاحب نے حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام پیش کیا۔ نظم کے بعد مکرم مولانا مسعود احمد شاہد صاحب نے اردو میں تقریر کی آپ کی تقریر کا عنوان تھا "بچوں کی مثالی تربیت کے نمونے"۔ اس اجلاس کی دوسری تقریر مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان صاحب نے "سیرت حضرت مسیح موعودؑ" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر تاثیر احمد صاحب نے Effects of internet : A challenge for Parents and Children کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم مولانا قمر داؤد صاحب کھوکھر نے "تحریک وقفِ نو" کے موضوع پر کی۔ اس کے بعد نمازِ ظہر و عصر اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

تیسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کا تیسرا اجلاس محترم عبدالعزیز عبدالماجد صاحب صدر جماعت احمدیہ سنگاپور کی صدارت میں منعقد ہوا۔ مکرم حافظ سہیل ارشد صاحب نے تلاوتِ قرآن کریم کی جبکہ نظم مکرم جبار محمد صاحب نے پڑھی۔ اس اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد اشرف جنجوعہ صاحب نے "نظامِ وصیت" کے موضوع پر کی۔ جبکہ مکرم اطہر محمود صاحب نے "خلافت کی برکات" کے عنوان پر تقریر کی۔ اس اجلاس میں مکرم ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب کی ایک نظم جو آپ نے آسٹریلیا کے ابتدائی احمدیوں کے لئے لکھی تھی خاکسار ثاقب محمود عاطف نے پڑھی۔

اس کے بعد ایوارڈز کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں تعلیمی میدان میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلباء و طالبات میں ایوارڈز تقسیم کیے گئے محترم امیر صاحب کی ہدایت پر Solomon Island سے آئے ہوئے ہمارے نو احمدی بھائی Muhammad Isad Leslie Norris نے طلباء میں ایوارڈز تقسیم کیے جبکہ طالبات نے نیچے مستورات کی طرف اپنے ایوارڈز حاصل کیے اس اجلاس کے دوران خواتین کا اجلاس الگ سے ان کے اپنے جلسہ گاہ میں منعقد ہوا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

خواتین کا اجلاس

مورخہ 26 مارچ 2005ء سہ پہر تین بجے مستورات کے جلسہ گاہ میں ان کا اجلاس شروع ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم محترمہ نجمہ شاہین صاحبہ نے کی۔ جبکہ نظم محترمہ ناہید احسن صاحبہ نے پیش کی۔ محترمہ لمۃ الملک نجم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے مستورات سے افتتاحی خطاب فرمایا۔ آپ کے خطاب کے بعد محترمہ عائشہ خان صاحبہ نے My journey Towards (-) کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ اور اپنے قبولِ حق کے واقعات سنائے۔ محترمہ عین الخان صاحبہ نے Concept Of (-) Motherhood کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔ اور اس کا مختصر اردو خلاصہ محترمہ عابدہ زاہد صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد نظم مکرمہ درعجم صاحبہ نے پیش کی۔ System Of Zakat (-) کے موضوع پر محترمہ امۃ المتین صاحبہ نے اردو میں تقریر کی جبکہ اس کا انگریزی میں خلاصہ مکرمہ ہبۃ الحیٔ نصیر صاحبہ نے پیش کیا۔ اس کے بعد محترمہ نینا بشیر صاحبہ نے My Journey Towards (-) کے موضوع پر تقریر کی۔ اس کے بعد کوئینز لینڈ کی ناصرات نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی۔ اس کے بعد محترمہ لمۃ الملک نجم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ نے اختتامی کلمات کہے۔ اور دعا کروائی جس کے ساتھ ہی یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس منعقد ہوا۔

چوتھا اجلاس

مورخہ 27 مارچ 2005ء کو محترم موسیٰ بن

مصران صاحب کی صدارت میں یہ اجلاس تقریباً صبح ساڑھے دس بجے شروع ہوا۔ اس اجلاس میں خاص طور پر غیراز جماعت احباب کو مدعو کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اجلاس میں غیراز جماعت احباب نے شرکت کی۔ جن میں آنریبل لوئس مارکوس ممبر پارلیمنٹ آسٹریلیا، مس مارگریٹ پائیپر Chair person Refugee Council of Australia نے بھی شرکت کی۔

اس اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی جو کہ مکرم رانا اعجاز احمد صاحب نے کی۔ جبکہ نظم مکرم شفیق احمد صاحب نے پیش کی حضرت مسیح موعود کے منظوم پاکیزہ کلام کا انگریزی ترجمہ مکرم ڈاکٹر عمر شہاب خان نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب نے Co.Existence Of Religion And Secularism کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ کی تقریر کے بعد مکرم احسان الحق علوی صاحب نے ''Truth About Jihad کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد مکرم ظہور رسول بٹ صاحب نے (-) Woman In کے موضوع پر تقریر کی۔ آخر میں ڈاکٹر ریاض اکبر صاحب نے تقریر کی۔ آپ کی تقریر کا عنوان تھا Ahmadiyya Community ,Services To Humanity اس اجلاس کی تمام تقاریر انگریزی میں تھیں۔ ان مقررین کے علاوہ چند مہمانوں نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ جن میں آنریبل لوئس مارکوس فیڈرل ایم پی اور مارگریٹ پائیپر Chair Person Refugee Council of Australia نے حاضرین سے خطاب کیا اور جماعت کی خدمات کو سراہا۔ اس کے بعد معزز مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر ادا کی گئیں۔

اختتامی اجلاس

مورخہ 27 مارچ 2005ء کو تقریباً سہ پہر تین بجے جلسہ سالانہ آسٹریلیا کا اختتامی اجلاس محترم مولانا محمود احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی کا آغاز مکرم مرزا مظفر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ بعدہ خاکسار ثاقب محمود عاطف نے حضرت مسیح موعود کا منظوم پاکیزہ کلام پیش کیا۔ اس کے بعد محترم امیر صاحب نے حاضرین جلسہ سے اختتامی خطاب فرمایا۔

محترم امیر صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ آسٹریلیا کا یہ 21واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچا۔

احمدی معاشرے کو بہتر سے بہتر بنانے کیلئے انفرادی اور اجتماعی کوششوں کی ضرورت ہے۔

ماخوذ

بعض اہم زلزلے اور تباہ کاریاں

اولین زلزلہ جس کے بارے میں انسان کے پاس واضح معلومات موجود ہیں 1177 قبل مسیح میں چین میں آیا۔ اگلے چند سو سال تک درجنوں کی تعداد میں ایسے زلزلوں کے ریکارڈ ملتے ہیں جن کی شدت نے انسان کو چونکا دیا۔

یورپ کے اندر آنے والے زلزلوں کے بارے میں شواہد 580 قبل مسیح سے ملتے ہیں لیکن جن زلزلوں کے بارے میں وضاحت کے ساتھ معلومات ملتی ہیں وہ سولہویں صدی عیسوی کے وسط میں وقوع پذیر ہوئے۔ امریکہ میں آنے والے اولین زلزلے، جن کے بارے میں شواہد موجود ہیں، چودہویں صدی عیسوی کے آخر میں میکسیکو کے اندر اور 1471ء میں پیرو میں آئے۔ لیکن ان کے اثرات کے بارے میں بہت کم معلومات ملتی ہیں۔ سترہویں صدی عیسوی سے دنیا بھر میں زلزلوں کے اثرات کے بارے میں، بہت کم معلومات ملتی ہیں۔ سترہویں صدی عیسوی سے دنیا بھر میں زلزلوں کے اثرات کے بارے میں بات کی جانے لگی، اگرچہ ان کے بارے میں اکثر مبالغہ آرائی سے کام لیا جاتا اور واقعات کو توڑ مروڑ کر پیش کیا جاتا رہا۔

وسیع رقبے پر محسوس کئے جانے والے زلزلوں، جن کی مفصل تاریخ دستیاب ہے، شمالی امریکہ میں نیو میڈرڈ کے قریب 1811ء اور 1812ء کے دوران ایک سیریز کی صورت میں آئے۔ ایک بڑا زلزلہ جس کی شدت لگ بھگ 8 تھی 16 دسمبر 1811ء کی صبح آیا، اسی طرح کا ایک بڑا زلزلہ 23 جنوری 1812ء کو آیا اور سیریز کا سب سے شدید زلزلہ 7 فروری 1812ء کو وقوع پذیر ہوا۔ ان بڑے زلزلوں کے درمیانی عرصہ میں آفٹر شاک محسوس ہوتے رہے اور آخر زلزلے کے مہینوں بعد تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ ان زلزلوں کو بوسٹن اور ڈینور جیسے دور دراز علاقے کے لوگوں نے بھی محسوس کیا۔ چونکہ ان زلزلوں کے زیادہ شدید اثرات جزوی طور پر آباد علاقوں پر مرتسم ہوئے اس وجہ سے انسانی جانوں اور املاک کا بہت کم نقصان ہوا۔ اگر اسی طرح کا صرف ایک زلزلہ آج انہی جگہوں میں سے کسی ایک پر آئے تو لاکھوں لوگوں کی زندگیاں اور اربوں ڈالر مالیت کی املاک اس کی نذر ہو جائیں گی۔

شمالی امریکہ کی ریکارڈڈ ہسٹری کے اندر 1906ء میں سان فرانسسکو میں آنے والا زلزلہ سب سے زیادہ تباہ کن ثابت ہوا۔ زلزلے اور اس کے بعد بھڑکنے والی آگ سے بے شمار ہلاکتیں ہوئیں اور شہر مکمل طور پر کھنڈر بن گیا۔

27 مارچ 1964ء میں الاسکا میں آنے والے زلزلے کی شدت سان فرانسسکو کے زلزلے سے زیادہ تھی۔ اس سے تقریباً دوگنا توانائی خارج ہوئی اور اس کے اثرات لگ بھگ پانچ لاکھ مربع میل کے علاقے میں محسوس کئے گئے۔ اس میں 114 ہلاک ہوئے لیکن اگر الاسکا گنجان آباد ہوتا تو ہلاکتوں کی تعداد کہیں زیادہ ہوتی۔

10 اکتوبر 1980ء کو الجیریا میں آنے والے زلزلے کی شدت 7.3 تھی، اس میں 2590 لوگ مارے گئے اور ساڑھے تین لاکھ کے قریب بے گھر ہو گئے۔

23 نومبر 1980ء کو جنوبی اٹلی میں پوٹینزا کے قریب آنے والے زلزلے کی شدت 7.2 تھی، اس میں 2735 لوگ مارے گئے، ساڑھے سات ہزار کے قریب زخمی ہوئے اور پندرہ سو سے زیادہ لوگ لاپتہ ہو گئے۔

11 جون 1981ء کو ایران کے دارالحکومت تہران سے 500 میل شمال مشرق سمت سے ایک زلزلہ اٹھا جس نے 1027 لوگوں کی زندگی کا چراغ گل کیا اور آٹھ سو سے زائد لوگ زخمی ہوئے۔

13 دسمبر 1982ء کو یمن میں آنے والے زلزلے کی شدت 6 تھی۔ اس زلزلے کے باعث تین ہزار لوگ مارے گئے اور دو ہزار سے زائد زخمی ہوئے۔

30 اکتوبر 1983ء کو ترکی میں جو زلزلہ آیا اس میں تیرہ سو لوگ مارے گئے اور پانچ سو کے قریب زخمی ہوئے۔ پینتیس ہزار سے زائد لوگ اس کے باعث اپنے گھروں سے محروم ہو گئے اور اس زلزلے کی شدت 6.9 تھی

19 ستمبر 1985ء کو میکسیکو میں آنے والے زلزلے کے باعث ساڑھے نو ہزار لوگ ہلاک ہوئے جبکہ 8.1 کی شدت سے آنے والے اس زلزلے سے چالیس ہزار لوگ زخمی ہوئے۔

السلواڈور میں 10 اکتوبر 1986ء کو آنے والا زلزلہ پندرہ سو لوگوں کی جان لے گیا، بیس ہزار کے قریب لوگ زخمی ہوئے اور تین لاکھ لوگ اس کے باعث بے گھر ہو گئے۔ اس کی شدت 5.5 تھی۔

7 دسمبر 1988ء کو سوویت یونین میں ایک خوفناک زلزلہ آیا جس کی شدت 6.9 تھی۔ اس کے باعث پچیس ہزار لوگ مارے گئے اور اٹھارہ ہزار سے زائد لوگ زخمی ہوئے۔

6 جون 1994ء میں کولمبیا میں آنے والے زلزلے کے باعث ایک ہزار لوگوں کی موت ہوئی۔

17 جون 1995ء کو جاپان میں کوبے کے علاقے میں آنے والے زلزلے کے باعث کئی عمارتوں کو آگ لگ گئی اور اس سے مغربی جاپان کا ایک بڑا علاقہ متاثر ہوا۔ یہ زلزلہ 6430 لوگوں کی جان لے گیا اور اس کی شدت 7.2 تھی۔

ایران کے مشرقی علاقے میں 10 مئی 1997ء کو آنے والے زلزلے کی شدت 7.1 تھی۔ اس سے 1560 لوگ مارے گئے اور 2810 زخمی ہوئے۔ زلزلے نے 11 دیہات کو ملیامیٹ کر دیا۔

4 فروری 1998ء کو افغانستان میں 6.1 کی شدت کا زلزلہ آیا جس سے ساڑھے چار ہزار لوگ مارے گئے۔

پاپوانیوگنی میں 17 جولائی 1998ء کو آنے والے زلزلے میں اکیس سو لوگ ہلاک ہوئے۔

کولمبیا میں 25 جون 1999ء کو جو زلزلہ آیا اس کی شدت 6.3 تھی اور یہ اپنے ساتھ 1170 لوگوں کی موت کا پیغام لایا۔

17 جولائی 1999ء کو ترکی میں 7.6 کی شدت سے گزشتہ ساٹھ سال کے عرصے میں سب سے بھیانک زلزلہ آیا اور اس کے باعث سترہ ہزار لوگ لقمہ اجل بن گئے۔

تائیوان میں 21 ستمبر 1999ء کو آنے والے زلزلے میں دو ہزار لوگ مارے گئے، ساڑھے تین ہزار کے قریب زخمی ہوئے اور اس زلزلے کے باعث بارہ ہزار عمارتوں کو نقصان پہنچا۔

السلواڈور میں 13 جون 2001ء کو آنے والے زلزلے میں ایک ہزار سے زائد لوگ مارے گئے۔ اس کی شدت 7.6 تھی اور اسی خطے میں اس کے ایک ماہ بعد آنے والے زلزلے میں بھی سینکڑوں لوگ ہلاک ہوئے۔

26 جون 2001ء کو بھارت کے شہر احمد آباد میں 7.7 کی شدت سے ایک نہایت بھیانک زلزلہ آیا جس کے باعث تیس ہزار سے زائد لوگوں نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

(روزنامہ پاکستان 13 اکتوبر 2005ء)

میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

اور تم اے میرے عزیزو! میرے پیارو! میرے درخت وجود کی سرسبز شاخو! جو خدا تعالیٰ کی رحمت سے جو تم پر ہے میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہو اور اپنی زندگی، اپنا آرام، اپنا مال اس راہ میں فدا کر رہے ہو۔ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں جو کچھ کہوں تم اسے قبول کرنا اپنی سعادت سمجھو گے اور جہاں تک تمہاری طاقت ہے دریغ نہیں کرو گے لیکن میں اس خدمت کے لیے معین طور پر اپنی زبان سے تم پر کچھ فرض نہیں کرسکتا تاکہ تمہاری خدمتیں نہ میرے کہنے کی مجبوری سے بلکہ اپنی خوشی سے ہوں۔

(فتح اسلام۔ روحانی خزائن جلد 3 ص 33)

احسان اللہ چیمہ صاحب

میری ماں

محترمہ نذیر بیگم صاحبہ کا ذکر خیر

میری والدہ کا نام محترمہ نذیر بیگم صاحبہ تھا۔ میرے والد محترم چوہدری مقبول احمد چیمہ صاحب بقید حیات ہیں۔ ہمارا تعلق چک نمبر R-111/6 تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر سے ہے۔ ہم نو بہن بھائی ہیں اور تمام اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحب اولاد ہیں۔

میری والدہ محترمہ نذیر بیگم صاحبہ 75 سال کی عمر میں مورخہ 31 مارچ 2005ء کو دن ساڑھے گیارہ بجے شالیمار ہسپتال لاہور میں اللہ تعالیٰ کو پیاری ہو گئیں۔ اسی روز جنازہ ربوہ لایا گیا اور بعد نماز مغرب بیت المبارک میں محترم حافظ مظفر احمد صاحب ناظر دعوت الی اللہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔

آپ کی پیدائش 1930ء میں اونچا ججہ ضلع سیالکوٹ میں ایک متوسط گھرانے میں ہوئی آپ کے والد مکرم چوہدری عمر دین ججہ صاحب زمینداری کرتے تھے۔ جب میری والدہ کی عمر صرف دو سال تھی تو اس وقت میرے نانا جان نے وہاں سے نقل مکانی کی اور 60 چک تحصیل تھیہڑی ضلع رام نگر ریاست بیکانیر (انڈیا) چلے گئے وہاں کافی زمین انہوں نے خریدی۔ میری والدہ کا بچپن وہیں گزرا۔ پاکستان بننے کے بعد مجبوراً میرے ننھیال کو وہ علاقہ چھوڑنا پڑا اور لٹے پٹے ہارون آباد آ گئے۔ وہاں سے پھر گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے انہیں چک نمبر 118/مراد تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر میں زمین الاٹ ہوئیں۔ 1949ء میں میرے والد صاحب کے ساتھ شادی ہوئی۔ میرے دادا جان مکرم چوہدری محمد الٰہی چیمہ مرحوم درویش آدمی تھے۔ علاقہ میں دو مربع زمین ہونے کے باوجود طبیعت میں خاکساری زیادہ تھی۔ نمود ونمائش ہرگز پسند نہ تھی۔ میری والدہ کے اس گھر میں آنے کے بعد یہ گھر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں سے بھرتا چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ نے کثرت سے اولاد بھی دی اور دنیا بھی دی اور بالآخر وہ وقت آیا کہ اللہ تعالیٰ نے احمدیت کے نور سے بھی اس گھر کو بھر دیا۔

میری والدہ صرف قرآن کریم پڑھنا جانتی تھیں دنیوی تعلیم کوئی نہ تھی۔ اپنی خداداد صلاحیتوں اور اچھی عادات کی بناء پر نہ صرف گھر میں ایک مقام تھا بلکہ پورے گاؤں اور علاقہ میں نیک نامی تھی۔ میں نے اپنے دادا جان سے اپنی ماں کے ہمیشہ تعریفی کلمات ہی سنے۔ سسر ہونے کے ناطے کبھی کوئی شکوہ ان کی زبان پہ نہیں آیا۔ میری والدہ ان کی ضرورت کا خیال رکھتیں۔ وقت پر ہر چیز ان کو مل جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے بڑا دل عطا کیا تھا۔ ہمارے گھر میں ہمیشہ اللہ کے فضل سے دودھ، دہی اور لسی کی فراوانی رہی۔ گاؤں والے ہمیشہ اپنی ضرورت کے مطابق ان چیزوں سے فائدہ اٹھاتے رہے۔ جب بھی کوئی اچھا کھانا گھر میں پکایا جاتا تو ہمسائیوں کے گھر ضرور بھیجتیں۔ بہت مہمان نواز تھیں۔ کھانے کے وقت گاؤں کا کوئی آدمی کسی کام سے آتا تو کھانے میں ضرور شامل کرتیں۔ ہر آنے والے مہمان کا بسم اللہ کہہ کر استقبال کرتیں۔ چھوٹوں کو سر پر ہاتھ پھیر کر پیار کرتیں اور ماتھا چومتیں۔ ہر ایک کو یہی احساس ہوتا کہ مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہیں۔ جس طرح اپنی اولاد کو کھانا کھلاتیں اسی طرح اسی میز پر گھر کے نوکر بھی کھانا کھاتے۔ کھانے اور کھانے کی مقدار میں کوئی فرق نہ کرتیں۔ نہ ہی برتنوں میں فرق ہوتا۔ مرکزی مہمان اور واقفین سلسلہ دورے پر آتے تو ان کا بڑا احترام کرتیں۔ ان کے لئے کھانے کا خصوصی اہتمام ہوتا۔ ان مہمانوں کے کپڑے دھونے میں فخر محسوس کرتیں۔

صوم وصلوٰۃ کی بے حد پابند تھیں۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا اپنی والدہ کو ہمیشہ تہجد کی نماز کا پابند پایا۔ نمازیں وقت پر ادا کرتیں۔ نماز کے لئے وضو بڑی تسلی کے ساتھ کرتیں۔ جمعہ کی نماز کے لئے تو خاص اہتمام کے ساتھ تیاری کرتیں۔ بچوں کو بھی جمعہ کے لئے خصوصی تیار کیا جاتا۔ جیسے عید کا دن ہو۔ میری والدہ کا ایک معمول یہ تھا کہ نماز فجر کے بعد روزانہ تلاوت قرآن کریم کرتیں اور ایک سے دو پارے تک تلاوت کرتیں۔ ماہ رمضان میں خصوصیت کے ساتھ عبادت میں مگن ہو جاتیں باقاعدگی سے روزے رکھتیں اور عید الفطر کے بعد شوال کے چھ روزے بھی ضرور رکھتیں۔ یہ ہر سال ان کا معمول تھا۔

ذکر خیر کے طور پر مہمان نوازی کی ایک بہت عمدہ مثال پیش کرتا ہوں۔ جب ہم چھوٹے تھے ان دنوں کا ایک واقعہ ہے کہ ہمارے گاؤں سے کوئی دس پندرہ میل کے فاصلے پر کسی گاؤں میں ایک چوری ہوئی۔ اس زمانے میں ہمارے علاقہ میں پکی سڑکیں نہیں تھیں اور نہ ہی ذرائع آمد و رفت تھے۔ اونٹوں اور گھوڑوں پر لوگ سفر کرتے تھے۔ اسی گاؤں کے لوگ کھوجی کو ساتھ لے کر اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر چور کے نقش قدم دیکھتے ہوئے رات گئے ہمارے گاؤں پہنچ گئے۔ اب یہ 42 لوگ تھے سارے دن کے تھکے ہوئے اور بھوکے پیاسے تھے۔ گاؤں کے چوک میں آ کر انہوں نے لوگوں سے پوچھا کہ ہم بھوکے پیاسے بھی ہیں اور رات بھی گزارنی ہے۔ گاؤں میں کونسا گھر ہے جو ہمیں رات رکھ لے اور کھانا بھی دے۔ ان میں سے ایک آدمی بولا کہ ایک گھر ہے اور ہیں وہ مرزائی لیکن مہمان نواز ہیں۔ انہوں نے کہا جو بھی وہ ہیں ہماری اس وقت ضرورت ہے۔ وہ تمام لوگ ہمارے گھر آ گئے۔ اب رات کا وقت تھا۔ اتفاق سے میرے والد صاحب اور دادا جان دونوں گھر پر نہیں تھے۔ ہم چھوٹے تھے وہ لوگ آئے دروازے پر دستک دی والدہ نے پوچھا کون ہو۔ انہوں نے بتایا کہ ہم اس طرح آئے ہیں۔ بھوکے بھی ہیں اور جانور بھی بھوکے ہیں اور ہم نے رات بھی رہنی ہے۔ میری والدہ نے کہا بسم اللہ۔ باہر والے صحن میں اپنے جانور باندھو اور جو چارپائیاں وہاں ہیں ان پر بیٹھو میں ابھی انتظام کرتی ہوں۔ گھر کے ساتھ ہماری زمین پر کام کرنے والوں کا گھر تھا۔ ہمیں بھیجا کہ جاؤ ''ماسی مہری'' کو بلا کر لاؤ۔ ہم اسے بلا کر لائے۔ میری والدہ نے اسے کہا کہ باہر والے صحن میں جتنی چارپائیوں کی ضرورت ہے وہ بچھاؤ اور مہمانوں کو بٹھاؤ اور ان کے جانوروں کو چارہ ڈالنے کا انتظام بھی کرو۔ وہ ماسی گئی اور اس نے جب اتنے مہمان دیکھے تو فوراً واپس آئی اور آ کر کہا چوہدرانی صاحبہ وہ تو بہت زیادہ مہمان ہیں اور گھر میں چھوٹے چوہدری صاحب اور بڑے چوہدری صاحب بھی نہیں۔ ان کا انتظام کیسے ہوگا۔ میری والدہ نے جواب دیا کہ چوہدری صاحب نہ گھر سے چارپائیاں لے گئے ہیں نہ بستر۔ سب کچھ گھر میں موجود ہے۔ آپ بس انتظام کرو ایک لڑکے کو گاؤں کے نائی جسے ہم چاچا سردار کہتے اسے بلانے کے لئے بھیجا۔ چاچا سردار بھی آ گیا۔ اب ایک عورت آٹا گوندھنے لگ گئی۔ ایک نے تنور جلایا۔ والدہ نے گھر میں جو دیسی گھی اور شکر پڑی تھی وہ نکالی اور اچار کا مرتبان بھی نکالا۔ ادھر تنور سے روٹیاں لگنی شروع ہو گئیں اور ادھر گھی شکر اور اچار بطور سالن تیار ہو گیا۔ اب ہم بچوں کی ڈیوٹی تھی ہم یہ کھانے کا سامان مہمانوں تک پہنچاتے رہے۔ گرم گرم روٹیاں اور مزیدار گھی شکر اور پھر بھوک بھی سارے دن کی۔ مہمانوں نے خوب پیٹ بھر کر کھانا کھایا اور دوسری طرف ان کے جانوروں کے چارے کا بھی انتظام ہو گیا۔ مہمانوں کے بستروں کا بھی انتظام ہو گیا۔ وہ دن بھر کے تھکے ہارے رات انہوں نے آرام کیا اور صبح تازہ دودھ، دہی، لسی پراٹھے کا ناشتہ بھی ملا اور دعائیں دیتے ہوئے وہ لوگ وہاں سے رخصت ہوئے۔ جنہوں نے سارے علاقے میں اس بات کا چرچا کیا کہ ہم نے ایسی مہمان نواز عورت کبھی نہیں دیکھی۔

ہمارے گاؤں کے ایک سخت مخالف نے میری والدہ کی وفات پر بے ساختہ کہا کہ یہ عورت بڑی مہمان نواز تھی اللہ تعالیٰ نے میری والدہ کو بڑا دل دیا تھا بڑا حوصلہ تھا۔ دل کی بہت امیر تھیں۔

میرے والد صاحب نے 1964ء میں احمدیت قبول کی۔ سخت حالات آئے دادا جان نے گھر سے نکال دیا۔ ہم بچے تھے میری والدہ نے ایک سال بعد 1965ء میں بیعت کر لی۔ اور دلیل صرف یہ تھی کہ میرا خاوند جب سے کہتا ہے کہ میں احمدی ہو گیا ہوں۔ یہ بہت بدل گیا ہے۔ اس کی نمازیں اس کا اٹھنا بیٹھنا اس کی بول چال پہلے سے زمین آسمان کا فرق ہے۔ سچائی ہی پاکیزہ تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ جس طرح میرے والد صاحب نے اپنے خاندان میں اکیلے احمدیت کو قبول کیا میری والدہ نے بھی اپنے خاندان میں اکیلے احمدیت کو قبول کیا اور تادم مرگ عہد بیعت کو نبھایا خلافت سے عشق کا تعلق تھا۔ MTA سے پہلے کیسٹ کے ذریعہ حضور کے خطبات سنتیں اور MTA آنے کے بعد MTA سے وابستہ ہو گئیں۔ دعوت الی اللہ کا بڑا شوق تھا۔ ہر ملنے والے تک پیغام حق ضرور پہنچاتیں 1974ء کے جب حالات آئے ہمارا اکیلا گھر تھا۔ سخت مخالفت ہوئی۔ میرے والد صاحب نے میری والدہ کو کہا کہ آپ اپنی بیٹیوں کو ساتھ لے کر اپنے بھائیوں کے گھر چلی جاؤ۔ بیٹے میرے ساتھ رہیں گے اور اگر قربانی کی ضرورت پیش آئی تو ہم سب قربانی دیں گے۔ میری والدہ نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ جہاں میرا خاوند اور بیٹے قربانی دیں گے وہاں میں اور میری بیٹیاں بھی قربانی دیں گی۔ ہم گھر نہیں چھوڑیں گے۔ میری والدہ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی پر کامل یقین تھا۔ اسی پر بھروسہ تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے حوصلہ بھی بڑا عطا کیا تھا اور جرأت وبہادری بھی۔

وفات سے ایک ماہ پہلے میری بھتیجی کی ربوہ میں شادی تھی تمام رشتہ دار یہاں اکٹھے تھے۔ فرمانے لگیں سارے اکٹھے ہیں۔ اگر اللہ کی طرف سے بلاوا آ جائے تو کتنا ہی اچھا ہو۔ سب یہاں موجود ہیں۔ کسی کو تکلیف نہ کرنی پڑے گی میں نے کہا امی جان کیسی باتیں کر رہی ہیں فرمانے لگیں اللہ تعالیٰ نے تو خواب میں مجھے اپنا جنازہ بھی دکھا دیا ہے۔ بڑے لوگ شامل ہوئے ہیں۔ ہمیشہ مجھ سے اپنی وصیت کا حساب پوچھتی رہتیں۔ ہنسی خوشی شادی میں شرکت کی اس کے بعد طبیعت بگڑتی گئی اور 31 مارچ 2005ء کو اللہ کو پیاری ہو گئیں۔ دن کو ساڑھے گیارہ بجے لاہور میں وفات ہوتی ہے اور مغرب کی نماز کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین بھی ہو جاتی ہے۔ اور جنازے پر ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ خاکسار کی ڈیوٹی بطور مربی سلسلہ آجکل سیالکوٹ میں ہے۔ اور اس روز ضلع سیالکوٹ کے داعیان کی مرکز میں کلاس تھی اور اتنی بڑی تعداد میں وہ لوگ بھی جنازے میں شامل ہو جاتے ہیں اسی طرح وہ خواب بھی پوری ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے میری والدہ کی اولاد تین براعظموں میں موجود ہے۔ آج وہ بچے جن کی آپ دادی اماں اور نانی اماں تھیں وہ معصوم اللہ کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھاتے اور دعائیں کرتے نہیں تھکتے۔ کیونکہ وہ تھیں اسی قابل۔

(باقی صفحہ 6 پر)

محمود احمد خاں ناصر صاحب

میں بھی جلسہ قادیان میں شامل ہوا

جس طرح بہار کا موسم پھولوں کی روئیدگی لے کر آتا ہے اسی طرح بعض موسم روحانی نشوونما کے لئے خوب سازگار ہوتے ہیں۔ جیسے جماعت احمدیہ کا "جلسہ سالانہ کا موسم"۔ جماعت احمدیہ عالمگیر کے لئے اس سال بھی یہ موسم ہمیشہ کی طرف ڈھیروں برکتیں اور رحمتیں لے کر آیا۔ خصوصاً قادیان کی بستی تو مہبط انوار الٰہی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دور خلافت میں پہلی مرتبہ یہاں رونق افروز ہوئے اور حضرت اقدس مسیح موعود کو خدا کی طرف سے عطا کردہ پیش خبریاں ایک نئے رنگ میں اور نئی شان کے ساتھ پوری ہوئیں۔ خاکسار کو بھی جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔ چنانچہ قادیان کے بابرکت سفر، حضور انور سے ملاقات اور قادیان کے شب و روز اور روحانی انبساط کا کچھ حال پیش کرنا چاہتا ہوں۔

ہمارا قافلہ دفاتر انصاراللہ ربوہ سے اجتماعی دعا کے بعد قادیان کے لئے روانہ ہوا، یہ 18 دسمبر 2005ء کی ایک سہانی صبح تھی۔ دل نہایت خوش تھا کہ زندگی میں پہلی مرتبہ دیار مسیح کی زیارت اور خلیفۃ المسیح کا دیدار نصیب ہونے والا تھا۔ واہگہ بارڈر پہنچنے پر لاہور کی جماعت نے قافلے کا پُرتپاک استقبال کیا۔ تمام زائرین کی آنکھوں میں چمک تھی اور دل عجیب جذبے سے سرشار تھے۔ لبوں پر دعائیں مچل رہی تھیں۔ سب جلد از جلد قادیان پہنچنے کے لئے بے چین تھے۔ لیکن کوچہ یار تک رسائی اتنی آسان تو نہیں ہوتی۔ راستے کے کچھ کٹھن مراحل طے کرنا باقی تھے۔ سرحد کی دوسری جانب بسوں کا انتظام تھا۔ سامان لادا گیا، مسافر اپنی نشستوں پر براجمان ہوگئے اور پھر قافلہ قادیان دارالامان کی جانب روانہ ہوگیا۔ ہماری بس امرتسر کے پاس سے گزرتی ہوئی ہر لحظہ ہمیں قادیان سے قریب تر کر رہی تھی، دلوں کے تموج میں اضافہ ہو رہا تھا۔ بالآخر ہم "اس کرموں والی اچی بستی" میں پہنچ گئے۔ منارۃ المسیح پر نظر پڑی، آنکھیں پُرنم تھیں، زبان پر خدا کی حمد جاری تھی۔ درحقیقت اس گھڑی واردات قلب کا بیان ایسا مشکل ہے کہ قلم کے قدم بھی رکے جارہے ہیں۔

قادیان کی فضا ذکر الٰہی سے معطر تھی۔ اپنے تصور میں قادیان کا جو نقشہ میں نے بنایا ہوا تھا۔ اسے اس سے کہیں زیادہ بلند اور بابرکت پایا۔ وہاں پہنچنے پر سب سے پہلے خاکسار نے بہشتی مقبرہ جا کر حضرت مسیح موعود کے مزار مبارک پر دعا کی۔ بہشتی مقبرہ قادیان وسیع اور خوبصورت ہے۔ وہ جگہ دیکھی جہاں قدرت ثانیہ کے پہلے مظہر حضرت حکیم نورالدین نے حضرت مسیح موعود کی نماز جنازہ پڑھائی اور پھر جماعت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی، اس طرح الوصیت میں درج پیش گوئی پوری ہوئی۔ قادیان کی فضا کو روحانی انبساط سے خاص مناسبت ہے۔ اہل قادیان راتوں کو خدا کے حضور گریہ و زاری سے آباد کئے رکھتے تھے۔ وہاں کی ہر صبح نورانی تھی۔ ان گلیوں میں سے گزرنا ایک عجیب روحانی تجربہ تھا، جن کے ذروں نے کبھی مسیحا کے قدم چومے۔ اب حضرت مسیح موعود کا پانچواں خلیفہ یہاں موجود تھا۔ وہ پیارا وجود جس پر دنیا بھر میں پھیلے ہوئے کروڑوں احمدی اپنی جانیں فدا کرنے کو تیار ہیں۔ بیت اقصیٰ کے وسیع برآمدے اور صحن گھنٹوں پہلے نمازیوں سے بھر جاتے تھے اور پھر حضور انور نماز پڑھانے کے لئے تشریف لاتے۔ وہی ہمیشہ سے متبسم چہرہ، نیم وا چشمان، باوقار اور سبک چال۔ کتنی طمانیت ملتی تھی اس باخدا شخص کی قربت میں اور دوران نماز حضور انور کی سوز میں ڈوبی ہوئی مسحور کن آواز میں تلاوت قرآن کریم سن کر تو مقتدی ایک اور ہی عالم میں پہنچ جاتے۔ آسمان سے انوار کا نزول ہوتا تھا، دعا کے لئے وقت اصفیٰ میسر آتا تھا اور گناہ دھل جاتے تھے۔ نماز کے اختتام پر پیارے آقا پھر متبسم لبوں اور ہاتھ کے اشارے سے، عشاق مسیح کو سلامتی کی دعا دے کر کسی اور اہم فریضے کی ادائیگی کے لئے تشریف لے جاتے۔

اس مرتبہ جلسہ سالانہ قادیان اپنے اندر کئی تاریخی پہلو لئے ہوئے تھا۔ پہلی مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود اور پھر MTA کے ذریعے حضور کے تمام خطابات کی تمام دنیا میں Live ٹرانسمیشن، حضرت مسیح موعود کی بعض پیش گوئیاں پہلے سے بڑھ کر، نئی شان و شوکت سے پوری ہوئیں۔ مزید یہ کہ حضرت اقدس کے ذریعے مشیت ایزدی نے جس "نظام نو" کی بنا ڈالی تھی یعنی "نظام وصیت" اس کو آج ایک سو سال پورے ہو رہے تھے۔ سچ تو یہ ہے کہ اب اقوام عالم کو درپیش خطرات اور مسائل کا حل اسی "نظام نو" سے مل سکتا ہے۔ وہ منشور جو دنیا کی غریب اقوام کی غربت مٹائے اور امیر اقوام کی زیادتیوں اور ظلموں کے نتیجے میں جنم لینے والے مہیب خطرات کا تسلی بخش حل پیش کرے، رسالہ "الوصیت" میں موجود ہے۔ درحقیقت اس انقلاب کا آغاز ہو چکا ہے اور جماعت احمدیہ کے خلیفہ چہارم نے اپنی خداداد بصیرت اور عالیشان مومنانہ فراست سے اس نظام نو کی جھلکیاں دیکھ کر اپنے ایک نہایت خوبصورت شعر میں یوں اظہار کیا:۔

بساط دنیا الٹ رہی ہے، حسین اور پائیدار نقشے
جہان نو کے ابھر رہے ہیں، بدل رہا ہے نظام کہنا

20 دسمبر کی صبح میرے لئے نہایت اہم تھی کہ کیونکہ آج مجھے حضور سے ملاقات کا شرف حاصل ہونے والا تھا۔ میں تو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ کسی خلیفہ وقت سے ملنے جا رہا تھا اور اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ایسے موقعے پر ایک احمدی کے دل کی کیا کیفیت ہوگی۔ پھر وہ گھڑی بھی آگئی جو میری زندگی کی یادگار گھڑی تھی۔ باری آنے پر خاکسار کو دربار خلافت میں حاضری کے لئے کہا گیا۔ میں اپنے گزشتہ گناہوں پر نادم، آئندہ کے لئے دل میں خدا سے توبہ کرتا ہوا، شوق محبت اور احترام خلافت کے جذبات لئے ہوئے حضور انور کے دفتر میں داخل ہوا۔ حضور نے نہایت دلربا مسکراہٹ کے ساتھ اپنے اس ادنیٰ غلام سے مصافحہ کیا۔ خاکسار نے اپنا تعارف کروایا۔ حضور نے دریافت فرمایا "آپ کیا کر رہے ہیں"؟ عرض کیا "حضور B.Sc فائنل ایئر میں ہوں"۔ استفسار فرمایا "کون سے مضمون رکھے ہیں؟" عرض کیا "حضور ڈبل میتھ اور Statistics"۔ پھر خاکسار نے اپنی الیس اللہ والی انگوٹھی حضور کی خدمت میں دعا اور برکت کے لئے پیش کی، حضور نے کچھ دیر انگوٹھی اپنے ہاتھ میں رکھی اور زیر لب دعا کی اور پھر واپس اس غلام کو عطا کی۔ اسی طرح کچھ قلم خاکسار نے حضور کو برکت اور دعا کے لئے دیئے جو حضور نے اپنے مبارک ہاتھ میں چند لمحے رکھ کر خاکسار کو لوٹا دیئے۔ پھر حضور نے اپنی طرف سے ایک قلم خاکسار کو بطور تحفہ عطا کیا اور خاکسار نے حضور کے ساتھ کھڑے ہو کر تصویر بنائی اور مصافحہ کر کے شاداں و فرحاں واپس آگیا۔

جلسہ کے تینوں دنوں کا حال تو احباب نے خود MTA پر ملاحظہ کر ہی لیا ہوگا۔ بلاشبہ یہ ہر لحاظ سے کامیاب و کامران رہا۔ "یاتون من کل فج عمیق" کی صداقت اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کی۔ روحانیت کا یہ عظیم الشان اجتماع جس میں مختلف قومیتوں اور رنگ و نسل کے احمدی شامل تھے، اپنی ذات میں ایک ممتاز حیثیت رکھتا تھا۔ سب نہایت انہماک سے جلسے کی کارروائی سنتے رہے۔

بالآخر قادیان دارالامان سے واپسی کی گھڑی بھی آن پہنچی، گہری اداسی نے دل کو گرفت میں لیا ہوا تھا۔ مقامات مقدسہ کی زیارت، بہشتی مقبرہ، بیت الدعا میں کی گئی دعائیں، حضرت خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں ادا کی گئی نمازیں، سب مناظر ذہن میں گردش کر رہے تھے۔ بوجھل قدموں سے خاکسار اپنا سامان اٹھائے ہوئے بس پر سوار ہوا۔ جی چاہ رہا تھا کہ قادیان کے ہر باسی سے یہ درخواست کی جائے۔

جب کبھی تم کو ملے موقع دعائے خاص کا
یاد کرلینا ہمیں، اہل وفائے قادیاں

بس روانہ ہوئی، تمام لوگ غمگین تھے، شاید سب کے دل میری طرح شدت جذبات سے مغلوب تھے کہ اس مقدس بستی اور اس کے وارث خلیفۃ المسیح سے جدا ہو رہے ہیں۔ مگر یہ عشاق مسیح اپنی خوش بختی پر نازاں بھی تو تھے۔ جب ہم ربوہ کی حدود میں داخل ہوئے تو شام کے سائے لہرا رہے تھے۔

فیض کے یہ اشعار میرے ذہن میں گونج رہے تھے۔

رات ڈھلنے لگی ہے سینوں میں
آگ سلگاؤ آبگینوں میں
دل عشاق کی خبر لینا
پھول کھلتے ہیں ان مہینوں میں

(بقیہ صفحہ 5)

آخر میں اپنا ذاتی واقعہ پیش کرتا ہوں 1985ء میں کوئٹہ میں خاکسار اور میرے دو ساتھیوں آصف جاوید چیمہ صاحب اور مبارک احمد صاحب پر C-298 کا مقدمہ درج ہوا اور ہمیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور یہ خبر اگلے دن اخباروں میں بھی شائع ہوئی۔ اتفاق سے میرے بڑے بھائی اسجد جاوید چیمہ صاحب نے اخبار سے خبر پڑھ لی وہ اخبار لے کر گھر گیا اور والدہ کو کہا کہ امی جان ایک خبر ہے والدہ نے کہا سناؤ خیر کی خبر ہو۔ بھائی نے خبر سنائی تو میری والدہ کی زبان سے الحمدللہ نکلا اور کہا کہ میرا بیٹا تو راہ مولیٰ کا اسیر ہوا ہے اور مجھے یہ شرف ملا ہے کہ میں ایک راہ مولیٰ کے اسیر کی ماں ہوں۔ ایک لمحہ کے لئے پریشانی کا اظہار نہیں کیا۔ گاؤں کی عورتیں دلداری کے لئے آئیں کہ آپ بیٹا قید ہو گیا ہے والدہ کہتیں کہ مجھے تو فخر ہے۔ پھر 1995ء میں اسی کیس میں جب ہمیں ایک ایک سال قید بامشقت کی سزا ملی اور پانچ پانچ ہزار روپے جرمانہ ہوا تو اس وقت ہمیں مچھ جیل میں قید رکھا گیا تو ایک دفعہ میری والدہ مشکل ترین سفر کر کے اسیران سے ملنے مچھ جیل پہنچیں تو مجھے فکر تھا کہ کہیں والدہ زیادہ پریشان نہ ہوں میں اپنے جذبات پر قابو رکھوں گا اور انہیں تسلیاں دوں گا۔ جب ملاقات ہوئی جیل کی سلاخوں کے پیچھے تو میں حیران تھا میری والدہ اس قدر مضبوط دل کی مالک تھیں کہ وہ مجھے تسلیاں دے رہی تھیں بیٹا گھبرانا نہیں بڑی سعادت ہے جو آپ کو ملی ہے۔

یہ تھیں میری والدہ جو ہم سے جدا ہو گئیں لیکن قدم قدم پہ ان کی یادیں زندہ ہیں اور ہر لمحہ دعائیں بن کر بارگاہ ایزدی تک پہنچ رہی ہیں۔ میں تمام احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں کہ میری والدہ کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لے۔ ہمیشہ درجات بلند کرتا چلا جائے اور جنت الفردوس عطا کرے۔

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف ...... اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔"

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مکرم انصار احمد نذر صاحب

فقہ کی چند مشہور کتب کا تعارف

فقہ اکبر

فقہ اکبر عقائد کا ایک مختصر سا رسالہ ہے جسے حضرت امام ابوحنیفہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے مگر محققین کی رائے کے مطابق یہ حضرت امام صاحب کی تصنیف نہیں بلکہ اس روئے زمین پر آپ کی کوئی تصنیف باقی نہیں رہی۔

اس کتاب کے بارے میں مختلف لوگوں نے متضاد آراء کا اظہار کیا ہے۔ ایک رائے یہ ہے کہ

الفقہ الاکبر دراصل عقائد اور اصول دین کی کتاب ہے اس میں امام صاحب نے متعلقہ مسائل کے سلسلے میں اہل سنت والجماعۃ کے عقیدہ راسخہ کی توضیح کی ہے اور شیعوں، خوارج، مرجۂ اور معتزلہ کے عقائد کا رد کیا ہے مگر اس کتاب میں زیادہ اصطلاحی مفہوم میں فقہ کے مسائل نہیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ)

مولانا شبلی نعمانی کی اس کتاب کے بارے میں تحقیق کا نچوڑ یہ ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ اگرچہ فقہ اکبر کو فخر الاسلام بزودی، عبدالعلی بحرالعلوم اور شارحین فقہ اکبر نے امام صاحب کی طرف منسوب کیا ہے لیکن ہم مشکل سے اس پر یقین کر سکتے ہیں یہ کتاب جس زمانہ کی تصنیف بیان کی جاتی ہے اس وقت تک یہ طرز تحریر پیدا نہیں ہوا تھا وہ بطور ایک متن کے ہے اور اس اختصار اور ترتیب کے ساتھ لکھی گئی ہے جو متاخرین کا خاص انداز ہے۔ ایک جگہ اس میں جوہر و عرض کا لفظ آیا ہے حالانکہ فلسفیانہ الفاظ اس وقت تک زبان میں داخل نہیں ہوئے تھے۔ بلاشبہ منصور عباسی کے زمانے میں فلسفہ کی کتابیں یونانی زبان سے عربی میں ترجمہ کی گئی تھیں لیکن یہ زمانہ حضرت امام ابوحنیفہ کی آخری زندگی کا زمانہ ہے کسی طرح قیاس نہیں کیا جا سکتا کہ ترجمہ ہوتے ہی یہ الفاظ اس قدر جلد شائع ہو جائیں کہ عام تصنیفات میں ان کا رواج ہو جائے۔

یہ بحث تو درایت کی حیثیت سے تھی اصول روایت کے لحاظ سے بھی یہ امر ثابت نہیں ہوتا، دوسری تیسری بلکہ چوتھی صدی کی تصنیفات میں اس کتاب کا پتا نہیں چلتا قدیم سے قدیم تصنیف جس میں اس رسالہ کا ذکر کیا گیا ہے فخر الاسلام بزودی کی کتاب الاصول ہے جو پانچویں صدی کی تصنیف ہے۔

تفصیل کے لئے دیکھئے سیرۃ النعمان مصنفہ شبلی نعمانی ناشر ایم ثناء اللہ خان 26 ریلوے روڈ لاہور ص 148 تا 151 فقہ اکبر کی ایک شرح ملا علی قاری نے شرح فقہ اکبر کے نام سے لکھی ہے۔

شرح وقایہ

مصنف: عبیداللہ بن مسعود (متوفی 750ھ)

شرح وقایہ فقہ کا وہ مشہور و معتبر متن ہے جسے درس و تدریس میں خاص اہتمام سے پڑھا جاتا ہے۔ مصنف کتاب ہٰذا کے والد نے ایک کتاب "وقایۃ الروایۃ فی مسائل الھدایۃ" لکھی جس کی شرح آپ نے "شرح وقایہ" کے نام سے کی عبیداللہ بن مسعود نے اس کے علاوہ بھی اور کئی کتب لکھیں جنہیں شہرت حاصل ہوئی ان میں چند یہ ہیں۔

1. التنقیح فی اصول الفقہ
2. التوضیح والتلویح
3. المختصر الوقایۃ

شرح وقایہ میں وقایۃ الروایۃ کے مشکل مقامات کو انتہائی خوبی کے ساتھ آسان الفاظ میں حل کیا گیا ہے۔ شرح وقایہ چار جلدوں میں ہے اس کی تکمیل 743ھ میں ہوئی اب یہ درس نظامی میں شامل ہے وقایۃ الروایۃ کی یہ سب سے مشہور اور قبول عام شرح ہے۔

المُغنی لابن قدامۃ

مصنف: ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد بن قدامۃ

(541ھ-620ھ)

ابن قدامۃ حنبلی بزرگ اور امام تھے آپ نے 28 کے قریب کتابیں لکھیں جس سے فقہ حنبلی کے لوگ خاص طور پر فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس کتاب کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے اس میں تمام مسلمان فقہاء اور مجتھدین کے مذاہب مع دلائل بیان کر دیئے گئے ہیں موجودہ حنفی فقہاء اس کتاب کا بہت کم حوالہ دیتے ہیں البتہ فقہ حنبلی کے نزدیک ابن قدامۃ مستند امام ہیں۔

نیل الاوطار

مصنف: محمد بن علی بن عبیداللہ الشوکانی

(1173ھ-1250ھ)

امام شوکانی کے بارے میں اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ آپ کی تحقیق آزادانہ تھی تقلید کی حد بندیوں سے آزاد تھی تاہم آپ کا جھکاؤ اور میلان اہلحدیث مکتب فکر سے تھا آپ نے اپنے اساتذہ کی تحریک پر ابن تیمیہ (متوفی 625ھ) کی کتاب "منتقی الاخبار" کی ایک بہترین شرح "نیل الاوطار" کے نام سے لکھی۔ اسے ہر مسلک کے لوگ قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور آپ کی تحقیق سے استفادہ کرتے ہیں۔

البحر الرائق شرح کنز الدقائق

مصنف: زین الدین المشہور بہ ابن نجیم

فقہ حنفی کی مشہور کتاب کنز الدقائق حافظ الدین نسفی کی تصنیف ہے جو گزشتہ لکھی گئی کتب کا خلاصہ ہے علامہ ابن نجیم نے اس کتاب کے متن کو کھول کر بیان کرنے کے لئے یہ شرح لکھی ہے جو ان کے بقول حنفی مسلک کی تیس سے زائد کتب کی روشنی میں تیار کی گئی ہے۔

یہ حنفی فقہ کی ایک متداول کتاب ہے درس نظامی میں شامل ہونے کے علاوہ علماء فتاوی میں بکثرت استعمال کرتے ہیں۔

الاشباہ والنظائر

مصنف: زین الدین بن ابراھیم بن نجیم

(926ھ-970ھ)

ابن نجیم قاہرہ (مصر) میں پیدا ہوئے اور اپنے عہد کے نامور علماء سے کسب فیض کیا امام شعرانی نے ابن نجیم کا شمار اپنے طبقات میں کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ان کے پاس دس سال رہا مگر میں نے ان میں کوئی خلاف شریعت بات نہیں پائی۔

بڑے سائز کی دو جلدوں پر مشتمل یہ کتاب ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ امام ابن نجیم کی ایک اور کتاب البحر الرائق شرح کنز الدقائق بہت مشہور ہے۔

مجلۃ الاحکام العدلیۃ

مصنفین: ترکی کی مجلس علماء

اس کتاب کی تالیف کا پس منظر یہ ہے کہ ترکی میں 1286ھ میں ناظم محکمہ عدلیہ احمد جودت پاشا کی قیادت میں ایک مجلس قائم کی گئی جس کی ابتدائی رپورٹ پر اس کتاب کے لکھنے کا آغاز ہوا۔ جب یہ کام مکمل کر لیا گیا تو متفقہ قانون مدنی کی تدوین کا خاکہ پیش کیا گیا یہ قانون مجلۃ الاحکام العدلیۃ کے نام سے 1293ھ میں مکمل ہو گیا اور سرکاری طور پر شائع ہوا۔

قانون کی 1851 میں دفعات پر مشتمل یہ مجموعہ قانون اس لحاظ سے فقہ کے عام اسلوب سے مختلف ہے کہ اس میں عبادات و عقوبات کا حصہ شامل نہیں صرف تمدنی زندگی سے متعلق قوانین شامل ہیں۔

(اردو دائرہ معارف اسلامیہ زیر لفظ علم فقہ)

آسائش اور تنگی میں خرچ

وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں۔ اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔ (آل عمران 135)

فروری

سال کے مہینوں میں جنوری کی طرح فروری کا اضافہ بھی پوپی لیس نے ہی کیا تھا۔ اس نے یہ اہتمام بھی کیا تھا کہ تین سال تک فروری میں انتیس دن ہوں اور چوتھے یعنی لیپ کے سال میں فروری میں تیس دن ہوں۔

46 قبل مسیح میں جب جولیس سیزر نے سال کے مہینوں میں ردوبدل کیا تو فروری کو سال کا دوسرا مہینہ بنا دیا۔ مگر اس کے دنوں کی تعداد کو نہیں چھیڑا۔ جولیس سیزر کے بعد جب اگسٹس سیزر نے اگست کے مہینے کو اپنے نام سے منسوب کیا تو اس نے اگست کو بھی 31 دن کا بنا دیا اور فروری میں سے ایک دن کم کر دیا یوں فروری تین سال تک 28 دنوں کا اور چوتھے یعنی لیپ کے سال میں 29 دن کا ہونے لگا۔

فروری کا نام اہل روم کے ایک مذہبی تہوار فیبر وآ (Februa) کے نام پر رکھا گیا۔ یہ تہوار دیوتا لیوپرکس کے اعزاز میں اور صفائی اور پاکیزگی کے لئے منایا جاتا تھا۔ شہروں اور محلوں کی صفائی ہوتی تھی۔ لوگ خود بھی نہا دھو کر اچھے اچھے کپڑے پہن کر خوب جشن مناتے اور لیوپرکس دیوتا کی عبادت کرتے تا کہ نئے سال کی آمد کے موقع پر وہ اس کا استقبال پاکیزگی کے ساتھ کر سکیں۔ جب فروری کو بارہویں کے بجائے سال کا دوسرا مہینہ بنایا گیا تب بھی اس مہینے کا نام نہیں بدلا اور بدستور فروری ہی رہا۔

سانحہ ارتحال

❁ مکرم لطیف احمد مصطفیٰ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے چچا مکرم بشیر احمد منیر صاحب کراچی بعمر 73 سال بقضائے الٰہی 21 جنوری 2006ء کو انتقال کر گئے ہیں۔ 22 جنوری کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم مرزا صاحبزادہ خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بوجہ موصی بہشتی مقبرہ میں تدفین مکمل ہونے پر دعا بھی محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی کروائی۔ مرحوم نے اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

درخواست دعا

❁ مکرم محمد یوسف بٹ صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں آج سے 9 ماہ قبل مکرم طاہر سہیل صاحب آف 32/2R کا اوکاڑہ شہر سے موٹر سائیکل پر گھر آتے ہوئے شدید ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا جس میں دائیں ٹانگ دو جگہوں سے ٹوٹ گئی۔ جسے Fixater کے ذریعہ جوڑ دیا گیا۔ لیکن تسلی بخش جوڑ لگنے میں ابھی تک بہت پیچیدگیاں سامنے آ رہی ہیں۔ احباب کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت یاب فرمائے۔

محترم محمد یعقوب امجد صاحب وفات پاگئے

احباب جماعت کو افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے علم دوست دیرینہ خادم محترم محمد یعقوب امجد صاحب مورخہ 27 جنوری 2006ء کو سی ایم ایچ کھاریاں کینٹ میں بعمر 74 سال وفات پاگئے۔ آپ نے 1989ء میں قرآن مجید کا پنجابی ترجمہ کرنے کی سعادت حاصل کی اور جامعہ احمدیہ ربوہ میں بھی بطور استاد اردو، فارسی پڑھاتے رہے۔

آپ کی نماز جنازہ اگلے دن مورخہ 28 جنوری 2006ء کو بعد نماز ظہر بیت مبارک ربوہ میں مکرم محمد اسلم شاد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ نے پڑھائی۔ آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے، بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد محترم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک تھے، محنت اور لگن سے جماعت کی خدمت کی۔ ملنسار، خوش طبع اور اصول پسند انسان تھے۔

آپ کے والد کا نام مکرم میاں اللہ دتہ صاحب سیالکوٹی تھا۔ آپ 31 دسمبر 1931ء کو عینو باجوہ ضلع نارووال میں پیدا ہوئے۔ پرائمری تک تعلیم نارووال میں حاصل کی اور 1942ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ ملازمت کے دوران آپ نے مولوی فاضل، ادیب فاضل اور منشی فاضل کے امتحان پاس کئے۔ ان کے علاوہ ایم اے اردو، ایم اے فارسی اور ایم اوایل میں بھی کامیابی حاصل کی۔ آپ نے 1944ء میں زندگی وقف کی لیکن بیماری کی وجہ سے فارغ کیا گیا۔ آپ 1951ء تا 1990ء تعلیم و تدریس سے وابستہ رہے۔ 1986ء میں وقف بعد از ریٹائرمنٹ منظور ہوا۔ 1989ء میں آپ کو قرآن مجید کا پنجابی میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ارشاد پر صد سالہ جشن تشکر کے موقع پر جلسہ سالانہ برطانیہ میں شریک ہوئے۔ قرآن کے علاوہ چند کتب بھی پنجابی میں ترجمہ کیں۔

آپ اردو، عربی، فارسی اور پنجابی کے ماہر تھے۔ آپ کو جماعتی اور غیر جماعتی اخبارات و رسائل میں لکھنے کا موقع ملتا رہا۔ آپ کی اہلیہ محترمہ امۃ الرشید صاحبہ تین سال قبل وفات پاگئی تھیں۔ آپ کی اولاد میں صرف ایک بیٹے مکرم محمد ادریس صاحب ایم اے ہیں جو آجکل یو بی ایل کھاریاں میں مینیجر کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

تحریک وصیت عطیہ چشم میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

ملکی اخبارات سے خبریں

ٹرین تخریب کاری سے الٹی وفاقی وزیر مملکت برائے ریلوے نے کہا ہے کہ جہلم کے قریب ریل کا حادثہ تخریب کاری کا نتیجہ تھا۔ پٹڑی کو اس طرح کھولا گیا کہ ٹرین دریا میں گر جاتی۔ مرنے والوں کے ورثاء کو دو دو لاکھ اور زخمیوں کو پچاس پچاس ہزار روپے دیئے جائیں گے۔ حادثے میں صرف دو خواتین جاں بحق ہوئیں۔ جائے حادثہ میں نٹ اور بولٹ کھولنے والے ٹولز بھی ملے۔

مشرف دوبارہ باوردی صدر منتخب ہونگے

وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے کہا ہے کہ کسی کو کوئی غلط فہمی نہ رہے 2007ء میں اسمبلیاں دوبارہ مشرف کو باوردی صدر منتخب کریں گے۔ عوام نواز شریف اور بے نظیر کے دھوکے میں نہیں آئینگے۔ جدہ سے لندن جانے والے کسی خوش فہمی میں نہ رہیں۔ پنجاب کے ووٹ پر وزیر اعظم بننے والے آج کالا باغ ڈیم کی مخالفت کر کے اسی کے حق پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں۔

حکومت سے ڈیل نہیں کروں گا سابق وزیر اعظم نواز شریف نے لندن میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ حکومت سے ڈیل نہیں کروں گا۔ بس چلے تو اڑ کر پاکستان پہنچ جاؤں۔ پاکستان میں منتخب حکومت ہو تو دہشت گردی کے خلاف جنگ زیادہ موثر طریق پر لڑی جاسکتی ہے اللہ نے چاہا تو ایک مرتبہ پھر قوم کی خدمت کیلئے پاکستان میں موجود ہونگے جرنیلوں کو آئین کی قدروقیمت سکھائیں گے۔ حکمرانی کا حق 15 کروڑ عوام کا ہے۔ ہماری حکومت کو کیوں ختم کیا؟ کیا ہم نے ملکی سالمیت کا سودا کیا؟ کوئی کمیشن کھایا؟ جن کے خلاف کیس تھے کابینہ میں بیٹھے ہیں۔

چاند نظر آ گیا مرکزی رویت ہلال کمیٹی نے اعلان کیا ہے کہ محرم الحرام کا چاند نظر آ گیا ہے۔ 31 جنوری کو یکم محرم اور یوم عاشورہ 9 فروری بروز جمعرات ہوگا۔

سعودی عرب کے خلاف کارروائی کی دھمکی یورپی کمیشن نے خبردار کیا ہے کہ اگر سعودی عرب نے توہین آمیز کارٹونوں کی اشاعت پر ڈنمارک کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنے کی حمایت کی تو اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ شان رسول میں گستاخی پر لیبیا نے ڈنمارک میں سفارتخانہ بند کر دیا ہے۔ شام، بحرین اور متعدد عرب ممالک نے شدید احتجاج کیا ہے سعودی عرب کے بعد کویت میں بڑی مارکیٹوں میں ڈنمارک کی اشیاء کا بائیکاٹ شروع ہوگیا ہے۔

ایران کا ایٹمی معاملہ ایران نے کہا ہے کہ اس کا ایٹمی معاملہ سلامتی کونسل لے جایا گیا تو صورتحال پیچیدہ ہو جائے گی اور عالمی ایٹمی توانائی ایجنسی سے ایران تعاون روک دے گا۔

برڈ فلو عالمی ادارہ صحت نے کہا ہے کہ اگر برڈ فلو دنیا میں پھیل گیا تو کروڑوں افراد لقمہ اجل بن جائیں گے۔

افغان مہاجرین کیلئے 20 ملین یورو کی امداد

یورپی یونین نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر افغانستان ایران اور پاکستان میں افغان مہاجرین کیلئے 20 ملین یورو کی رقم مختص کی ہے۔

افسر سوئے رہتے ہیں سپریم کورٹ کے مسٹر جسٹس جاوید اقبال اور مسٹر جسٹس چوہدری اعجاز احمد پر مشتمل بنچ نے قرار دیا ہے کہ ہمارے ملک کا المیہ یہ ہے کہ افسران بالا نے سارا کام کلرکوں اور آفس سپرنٹنڈنٹس پر چھوڑ رکھا ہے اور خود سوئے رہتے ہیں اور ان کی آنکھ اس وقت کھلتی ہے جب پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے

علامہ اقبال اور پتنگ بازی شاعر مشرق علامہ اقبال کے صاحبزادے سابق چیف جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال نے کہا ہے کہ قرآن میں خوشی منانا حرام نہیں۔ علامہ اقبال بھی پتنگ بازی کیا کرتے تھے۔ بسنت کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک تہوار ہے علامہ اقبال کبوتر بازی کے بھی بڑے شوقین تھے۔ علماء نے کھیل، تماشوں، رقص اور دوسرے تفریحی کاموں کے حوالے سے جو تشریح کی ہے اگر اسے مان لیا جائے تو ہر شاعر پر پابندی لگ جائے۔

پہلی مرتبہ خواتین پائلٹ نے پرواز چلائی

پاکستان اور پی آئی اے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ اسلام آباد سے فوکر طیارہ خاتون پائلٹ عائشہ رابعہ اور معاون پائلٹ سعدیہ لاہور لیکر پہنچیں اس جہاز میں عملہ بھی تھا۔ اس سے قبل پائلٹ عائشہ رابعہ بوئنگ اور جمبو طیارے پر معاون پائلٹ کے طور پر خدمات سرانجام دے رہی تھیں وہ پہلی مرتبہ بطور پائلٹ فوکر فلائٹ 623 لے کر لاہور پہنچیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب یکم فروری

طلوع فجر	5:36
طلوع آفتاب	7:00
زوال آفتاب	12:22
غروب آفتاب	5:44

حکیم عبد الحمید اعوان کا چشمہ فیض

(رجسٹرڈ)
مشہور دواخانہ
مطب حمید

ہر ماہ 2-1 تاریخ کو محمد علی پلازہ نزد چونگی نمبر 8 ظفروال روڈ سیالکوٹ
فون: 052-540862 موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 5-4-3 تاریخ کو عقب دھوبی گھاٹ گلی نمبر 1/7
مکان نمبر P-256 فون: 041-2622223
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 7-6 تاریخ کو دوکان الفیصل چوک مکان نمبر P-7/C رحمٰن کالونی ربوہ ضلع جھنگ فون: 04524-212755-212855
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 12-11-10 تاریخ کو NW-741 دوکان نمبر 1
راولپنڈی فون: 051-4410945
موبائل: 0300-6408280
ہر ماہ 17-16-15 تاریخ کو 49
سرگودھا فون: 0461-214338
موبائل: 0300-6451011
ہر ماہ 20-19-18 تاریخ کو شاپ نمبر 4 بلاک 47/A
قیصر پارک ... گلشن راوی لاہور
فون: 042-7411903 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 24-23 تاریخ کو ... ہارون آباد ضلع بہاولنگر
فون: 0691-50612 موبائل: 0300-9644528
ہر ماہ 27-26-25 تاریخ کو حضوری باغ روڈ ... ملتان
فون: 061-542502 موبائل: 0300-9644528
10 جوہر ... لاہور
فون: 042-5301661
کرسچن ٹاؤن ... کراچی نمبر 31
موبائل: 0303-6229207
باقی دنوں میں مشورہ کے خواہشمند اس جگہ تشریف لائیں
ہیڈ آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ
... جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
Tel: 055-3881024-3882571. Fax: +92-055-3884271.
E-mail: mata_e_hameed@yahoo.com
E-mail: mata_e_hameed@hotmail.com
سب آفس: مطب حمید مشہور دواخانہ ... گوجرانوالہ
Tel: 055-4218534-4219065
E-mail: matahameed@hotmail.com

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی -/60 روپے بڑی -/240 روپے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
047-6212434 Fax:6213966

جرمن، مسعود اور دیگر پاکستانی سیل بند ادویات کا مرکز
ایف بی ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
طارق ربوہ مارکیٹ فون: 047-6212750

• Screen / Offset Printing • Clocks for Advertisement
• Computerized Cut Stickers • Shields & Stickers
• Crystal Coated Labels • Promotional Items
3-D HOLOGRAM STICKERS & SEALS
Aluminum Nameplates, Panels for Household Items & Agricultural Machinery etc.
Computerized Photo ID Cards
Holy Gifts in Metallic Mounts
Providing Quality Printing Services Since 1950
MULTICOLOUR INTERNATIONAL
125/C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590106
0300-8080400, email: multicolor13@yahoo.com

C.P.L 29-FD